BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

کاروبار کرنے میں آسانی: ہندوستان کے کاروباری ڈھانچے کو مضبوط بنانا

وسیع تر اصلاحات نے ڈیجیٹل گورننس، ریگولیٹری آسانی اور اعتماد پر مبنی انتظامیہ کے ذریعے ہندوستان کے کاروباری ماحول کو تبدیل کر دیا ہے۔ نتیجتاً، اسٹارٹ اپس، ایم ایس ایم ایز اور کمپنیوں کے اندراج (تشکیل) کی معاونت کرنے والے اقدامات نے کاروبار شروع کرنے کے عمل کو تیز تر اور کاغذ سے پاک بنا دیا ہے۔ جائیداد کی رجسٹریشن اور اجازت ناموں کے عمل کو ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈز، سنگل ونڈو کلیئرنس سسٹم، اور آسان لیبر و ماحولیاتی منظوریوں کے ذریعے جدید بنایا گیا ہے۔ ڈیجیٹل پروکیورمنٹ پلیٹ فارمز کی ترقی، لاجسٹکس میں بہتری، اور مربوط کاروباری انفراسٹرکچر نے مارکیٹ تک رسائی اور رابطے کو نمایاں طور پر بہتر بنایا ہے۔ قرض تک آسان رسائی، سہل ٹیکس نظام، اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر نے مختلف شعبوں میں کاروباری سرگرمیوں کو مزید فروغ دیا ہے۔ تعمیلی بوجھ میں کمی، بعض جرائم کو فوجداری دائرۂ کار سے خارج کرنے، اور دیوالیہ پن کے حل سے متعلق اصلاحات نے بھی زیادہ سہولت پر مبنی ریگولیٹری ماحول کو فروغ دیا ہے۔ ان اصلاحات نے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مضبوط کیا ہے، جس کے نتیجے میں عالمی اشاریوں میں ہندوستان کی پوزیشن میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

ہندوستان کے کاروباری ماحول میں تبدیلی

گزشتہ برسوں میں، ہندوستان نے اپنے کاروباری ضابطہ جاتی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل اصلاحاتی اقدامات کیے ہیں۔ حکومت کی توجہ بتدریج تعمیل پر مبنی نظام سے سہولت پر مبنی ماحولیاتی نظام کی تشکیل کی جانب منتقل ہوئی ہے۔ ان اصلاحات کا مقصد مختلف عملوں میں رفتار، شفافیت اور اعتماد پر مبنی طرزِ حکمرانی کو فروغ دینا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہندوستان کے کاروباری ماحول میں سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھا ہے اور کاروبار کرنے میں آسانی (ای او ڈی بی) میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

یہ پیش رفت عالمی جائزوں میں بھی ظاہر ہوتی ہے، جیسے کہ ورلڈ بینک کی جانب سے شائع کردہ ڈوئنگ بزنس رپورٹ 2020۔ ہندوستان کی درجہ بندی 2014 میں 142 ویں مقام سے بڑھ کر 2019 میں 63 ویں مقام پر پہنچ گئی، جو پانچ برسوں میں 79 درجوں کی نمایاں پیش رفت کی نمائندگی کرتی ہے۔

اس کے علاوہ، آئی ایم ڈی ورلڈ مسابقتی درجہ بندی 2025 کسی ملک کی اقتصادی کارکردگی، حکومتی اور کاروباری کارکردگی، اور کاروبار کے لیے بنیادی ڈھانچے کی ترقی جیسے عوامل کا جائزہ لیتی ہے۔ اس درجہ بندی میں ہندوستان کی پوزیشن 2021 میں 43 ویں سے بہتر ہو کر 2025 میں 41 ویں نمبر پر آ گئی۔ یہ ہندوستان کے مضبوط کاروباری ماحول، بہتر طرزِ حکمرانی، اور ڈیجیٹل و ضابطہ جاتی اصلاحات میں پیش رفت کی عکاسی کرتا ہے۔

عالمی بینک کے گو و ٹیک (گورنمنٹ ٹیکنالوجی) میچورٹی انڈیکس میں، جو پبلک سیکٹر کی ڈیجیٹل تبدیلی کا جائزہ لیتا ہے، ہندوستان کو 2020، 2022 اور 2025 میں گروپ اے میں درجہ دیا گیا۔ یہ زمرہ ان ممالک کی نمائندگی کرتا ہے جو بنیادی حکومتی نظام، عوامی خدمات کی فراہمی، ڈیجیٹل شہری شمولیت، اور گووٹیک کے شعبوں میں جدید اور اختراعی طریقوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اقوامِ متحدہ مختلف ممالک میں ڈیجیٹل گورننس کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے ای گورنمنٹ سروے منعقد کرتی ہے۔ اس سروے میں ہندوستان نے مجموعی طور پر اعلیٰ اسکور حاصل کیا۔ اس نے آن لائن سروسز انڈیکس میں بھی بہت زیادہ اسکور کیا۔ مزید برآں، ہندوستان نے ٹیلی کمیونی کیشن انفراسٹرکچر اور انسانی سرمائے کے اشاریے میں بھی اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ یہ ملک میں مضبوط ڈیجیٹل عوامی خدمات کی فراہمی، وسیع ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے، اور ٹیکنالوجی سے چلنے والی حکمرانی کی خدمات تک شہریوں کی بہتر رسائی کی عکاسی کرتا ہے۔

یہ اصلاحات ضوابط کو آسان بنانے اور عمل کو ہموار کرنے کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ حکومت نے پورے کاروباری لائف سائیکل میں تعمیل کے بوجھ کو بھی کم کیا ہے۔ یہ اصلاحات رجسٹریشن اور لاجسٹک معاونت سے لے کر دیوالیہ پن کے حل تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ کاروبار کرنے کے طریقۂ کار کو تبدیل کر رہی ہیں، جس سے ہندوستان اور دنیا بھر کے کاروباری افراد کے لیے کاروبار کرنا آسان ہو گیا ہے۔

بزنس اسٹارٹ اپ (کاروباری آغاز سے متعلق) اصلاحات کو آگے بڑھانا

گزشتہ 12 برسوں کے دوران، حکومت نے ہندوستان میں کمپنیوں کے اندراج اور رسمی عمل کو آسان بنانے کے لیے بڑی اصلاحات نافذ کی ہیں۔ ان اقدامات نے طریقۂ کار کی رکاوٹوں کو کم کیا ہے اور کاروباری افراد اور ایم ایس ایم ای کے لیے تیز تر، ٹیکنالوجی پر مبنی اور کاغذ سے پاک نظام کو ممکن بنایا ہے۔

اسٹارٹ اپ انڈیا

جنوری 2016 میں شروع کی گئی اسٹارٹ اپ انڈیا پہل کا مقصد کاروباری افراد کی معاونت کرنا اور ایک مضبوط اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام تشکیل دینا ہے۔

اس کا مقصد ہندوستان کو ملازمت تلاش کرنے والوں کی قوم سے ملازمت پیدا کرنے والوں کی قوم میں تبدیل کرنا ہے۔ اس اقدام میں معاونتی نظام شامل ہیں، جیسے سیڈ فنڈز، فنڈ آف فنڈز، سرمایہ کاروں کے لیے آؤٹ ریچ پورٹل، اور کریڈٹ گارنٹی اسکیمیں۔

2016میں صرف 502 اسٹارٹ اپس کو تسلیم کیا گیا تھا، جن سے 308 براہِ راست ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ تاہم، مارچ 2026 تک 2.23 لاکھ سے زائد اسٹارٹ اپس کو تسلیم کیا جا چکا ہے، جن سے 23.3 لاکھ براہِ راست روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ اس تیز رفتار ترقی نے روزگار اور کاروبار کے مواقع کو وسعت دی ہے۔ مزید برآں، ان اسٹارٹ اپس میں سے تقریباً 48 فیصد میں کم از کم ایک خاتون ڈائریکٹر یا شراکت دار شامل ہیں، جو بڑھتی ہوئی شمولیت کی عکاسی کرتا ہے۔

ایس پی آئی سی ای + فارم

2020میں ایس پی آئی سی ای + فارم کے تعارف کے ساتھ کاروبار شروع کرنے اور اسے باقاعدہ بنانے کا عمل آسان اور زیادہ ہموار ہو گیا۔ یہ مربوط ویب فارم مرکزی حکومت کی 3 وزارتوں اور محکموں سے 11 خدمات فراہم کرتا ہے۔ 3 ریاستی حکومتوں اور دہلی کے این سی ٹی کی خدمات کو بھی اس پلیٹ فارم میں ضم کیا گیا ہے۔ اس سے کاروبار شروع کرنے سے وابستہ طریقۂ کار، وقت اور اخراجات میں کمی آئی ہے۔ فارم نے 10 ضروری طریقۂ کار کو یکجا کیا ہے، جن میں شامل ہیں:

انکارپوریشن، ڈی آئی این الاٹمنٹ، پین کا اجرا، ٹی اے این کا اجرا، ای ایس آئی سی رجسٹریشن، ای پی ایف او رجسٹریشن، پروفیشنل ٹیکس رجسٹریشن (مہاراشٹر، کرناٹک اور مغربی بنگال)، بینک اکاؤنٹ کھولنا، جی ایس ٹی آئی این کا الاٹمنٹ (اگر اس کے لیے درخواست دی گئی ہو) اور دہلی میں شامل ہونے والی تمام نئی کمپنیوں کے لیے دکانوں اور اسٹیبلشمنٹس کا پہلی بار رجسٹریشن۔

یہ مؤثر نظام، جس میں ریئل ٹائم ڈیٹا کی توثیق کی سہولت موجود ہے، کمپنیوں کی ہموار تشکیل کے لیے آن اسکرین فائلنگ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

ایم سی اے 21 ورژن 3

ایم سی اے 21 پروجیکٹ، جو ایک مستقبل پر مبنی اور اے آئی سے تقویت یافتہ پہل ہے، ہندوستان کے کارپوریٹ منظرنامے میں شفافیت کو نمایاں طور پر بڑھاتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم کمپنیوں اور محدود ذمہ داری شراکت داریوں (ایل ایل پی) کی شمولیت سے متعلق خدمات اور اینڈ ٹو اینڈ رجسٹری نظام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایم سی اے 21 ورژن 3 مالی سال 2021-22 میں لانچ کیا گیا تھا اور اس میں ای-جانچ، ای-فیصلہ سازی اور ای-مشاورت جیسی جدید خصوصیات شامل ہیں۔ اس میں کمپلائنس مینجمنٹ سسٹم اور ایم سی اے لیب بھی شامل ہیں۔

2021سے 2025 تک مجموعی طور پر تقریباً 3.84 کروڑ فائلنگز کی گئیں۔ ان میں سے 3.33 کروڑ فائلنگز کو اسٹریٹ تھرو پروسیس کے ذریعے منظوری دی گئی۔ اس سے پروسیسنگ کا وقت کم ہوا، دستی مداخلت میں کمی آئی اور کاروبار کے لیے تعمیل میں آسانی بہتر ہوئی۔

ادیم رجسٹریشن پورٹل

طریقۂ کار کی رکاوٹوں کو دور کرنے اور ایم ایس ایم ای رجسٹریشن کو آسان بنانے کے لیے حکومت نے ایک آسان اور ٹیکنالوجی پر مبنی رجسٹریشن نظام متعارف کرایا۔ ادیم رجسٹریشن پورٹل جولائی 2020 میں متعارف کرایا گیا تھا۔ یہ ایم ایس ایم ایز (مائیکرو، اسمال اور میڈیم انٹرپرائزز) کے لیے ایک مفت، کاغذ سے پاک اور خود اعلانیہ نظام فراہم کرتا ہے۔

ادیم پورٹل پر ایم ایس ایم ای رجسٹریشن اکتوبر 2020 میں 10.02 ہزار سے بڑھ کر 5 جون 2026 تک 858 لاکھ سے زائد ہو چکی ہے۔

پورٹل کو سی بی ڈی ٹی (سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز) اور جی ایس ٹی این (جی ایس ٹی نیٹ ورک) کے ڈیٹا بیس کے ساتھ مربوط کرکے، یہ مکمل طور پر ڈیجیٹل اور دستاویزات سے پاک رجسٹریشن کا تجربہ فراہم کرتا ہے، جو انتظامی رکاوٹوں کو ختم کرتا ہے۔

جائیداد کی رجسٹریشن کو آسان بنانا

کاروباری اندراج کی اصلاحات کے ساتھ ساتھ حکومت نے جائیداد کی رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے ہیں۔ ہندوستان میں جائیداد کی رجسٹریشن روایتی طور پر ایک پیچیدہ عمل رہا ہے، جو تنازعات، دھوکہ دہی اور غیر مؤثر دستی طریقۂ کار سے متاثر تھا۔ تاہم، ڈیجیٹل تبدیلی اور ریاستی سطح کی اصلاحات کے نتیجے میں زمینی انتظامیہ میں جوابدہی اور کارکردگی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

ڈیجیٹل انڈیا لینڈ ریکارڈز ماڈرنائزیشن پروگرام (ڈی آئی ایل آر ایم پی)

ڈی آئی ایل آر ایم پی کا آغاز 2016 میں زمین کے ریکارڈ کے انتظام کو جدید بنانے اور زمین و جائیداد سے متعلق تنازعات کے دائرۂ کار کو کم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام زمین کے ریکارڈ کی دیکھ بھال کے نظام میں درستگی کو بڑھاتا ہے۔ اس نے مؤثر انداز میں زمینی انتظامیہ کو "اِن لائن" سے "آن لائن" نظام میں منتقل کر دیا ہے۔

ڈی آئی ایل آر ایم پی نے حالیہ برسوں میں نمایاں پیش رفت حاصل کی ہے:

- **نقشوں کی ڈیجیٹائزیشن :**ملک کے 97.37 فیصد حصے کے لیے کیڈسٹرل نقشوں کو ڈیجیٹائز کیا جا چکا ہے۔
- 19ریاستوں کے شہری اب گھر بیٹھے ڈیجیٹل طور پر دستخط شدہ، قانونی طور پر درست زمینی ریکارڈ ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور 406 اضلاع میں بینک رہن کی آن لائن تصدیق بھی کر سکتے ہیں، جس سے قرض تک رسائی میں نمایاں تیزی آئی ہے۔

- **ناکشا (نیشنل جیو اسپیشل نالج بیسڈ لینڈ سروے آف اربن ہیبیٹیشنز)** پائلٹ پروگرام شہری اراضی کے قطعات کا ایک جامع، جی آئی ایس سے مربوط ڈیٹا بیس بھی تیار کر رہا ہے۔ فضائی سروے 116 شہری بلدیاتی اداروں (ہدف کا 87 فیصد) میں انجام دیا جا چکا ہے، جو 5,915 مربع کلومیٹر رقبے پر مشتمل ہے۔ دسمبر 2025 تک اس علاقے کی ہائی ریزولوشن امیجری بھی حاصل کی جا چکی ہے۔
- **منفرد لینڈ پارسل شناختی نمبر (یو ایل پی آئی این)** جیو کوآرڈینیٹس پر مبنی 14 ہندسوں کا عددی کوڈ ہے اور اسے ”زمین کے لیے آدھار“ کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ نومبر 2025 تک یو ایل پی آئی این 29 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 36 کروڑ سے زائد اراضی کے قطعات کو تفویض کیا جا چکا ہے۔ یہ دوہرے اندراج کو ختم کرتا ہے، بے نامی لین دین کی روک تھام کرتا ہے اور ایک متحد زمینی نظام کی راہ ہموار کرتا ہے۔

نیشنل جنیرک ڈاکیومنٹ رجسٹریشن سسٹم (این جی ڈی آر ایس): ون نیشن، ون رجسٹریشن

این جی ڈی آر ایس نے جائیداد اور دستاویزات کی رجسٹریشن کے لیے ایک مکمل یوزر انٹرفیس فراہم کرکے کاروبار کرنے میں آسانی (ایز آف ڈوئنگ بزنس۔ای او ڈی بی)کو فروغ دیا ہے اور جائیداد کے لین دین کو مزید ہموار بنایا ہے۔ یہ ایپلی کیشن شہریوں کو آن لائن زمین خریدنے کی سہولت بھی فراہم کرتی ہے۔ خریدار زمین کے سرکل ریٹ معلوم کر سکتے ہیں، موجودہ نرخوں کے مطابق جائیداد کی قیمت کا حساب لگا سکتے ہیں اور زمین کی نوعیت کو سمجھ سکتے ہیں۔

اسے ملک کی 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں نافذ کیا جا چکا ہے۔ 88.6 فیصد سب رجسٹرار دفاتر (ایس آر اوایس) اب ریونیو دفاتر کے ساتھ

مربوط ہیں، جس سے رجسٹریشن کے فوراً بعد زمینی ریکارڈ میں خودکار تبدیلی ممکن ہو گئی ہے۔

اجازت ناموں کے طریقۂ کار کو ہموار کرنا

سابقہ اصلاحات کی تکمیل کرتے ہوئے، اجازت ناموں کے طریقۂ کار کو ہموار بنانے اور انتظامی تاخیر کو کم کرنے کے لیے بھی متعدد اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں۔ 2014 سے قبل کاروباری اجازت نامے اور لائسنس حاصل کرنے کے لیے اکثر طویل طریقۂ کار، وسیع کاغذی کارروائی اور متعدد ضابطہ جاتی منظوریوں کی ضرورت پڑتی تھی۔ گزشتہ برسوں کے دوران حکومت نے منظوری کے عمل کو آسان اور ڈیجیٹل بنانے کے لیے اہم اصلاحات نافذ کی ہیں۔

نومبر 2025 میں لیبر کوڈز کے نفاذ کے ساتھ اجازت ناموں کے طریقۂ کار کو مزید آسان بنایا گیا۔ **پیشہ ورانہ حفاظت، صحت اور کام کے حالات ضابطہ 2020 (او ایس ایچ کوڈ 2020)** نے 13 مرکزی لیبر قوانین کی جگہ ایک جامع قانون سازی متعارف کرائی۔ اس کے تحت درج ذیل اصلاحات کی گئیں:

- الیکٹرانک سنگل رجسٹریشن، سنگل ریٹرن، پانچ سال کے لیے مؤثر سنگل آل انڈیا لائسنس اور ڈیمڈ منظوریوں نے کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دیا ہے۔ یہ اقدامات طریقۂ کار میں تاخیر کم کرتے ہیں، تعمیل کے اخراجات گھٹاتے ہیں اور کاروبار کے آغاز اور آپریشنز کو تیز کرتے ہیں۔
- اداروں کی الیکٹرانک رجسٹریشن کے لیے 10 ملازمین کی یکساں حد مقرر کی گئی ہے۔ اس سے 10 یا اس سے زیادہ کارکنوں والے تمام اداروں میں پیشہ ورانہ حفاظت، صحت اور فلاح و بہبود کے معیارات کا یکساں اطلاق یقینی بنتا ہے۔

- ایک رجسٹریشن نے ایک ادارے کے لیے درکار 6 الگ الگ رجسٹریشنز کی جگہ لے لی ہے۔ اس سے ہم آہنگی، شفافیت اور مرکزی ڈیٹا بیس کے قیام کو فروغ ملا ہے۔
- فیکٹری لائسنس کے لیے ملازمین کی کم از کم تعداد کی حد 10 سے بڑھا کر 20 (بجلی کے استعمال کے ساتھ) اور 20 سے بڑھا کر 40 (بجلی کے استعمال کے بغیر) کر دی گئی ہے۔
- فیکٹری کی تعمیر یا توسیع کی منظوری کے لیے 30 دن کی مدت مقرر کی گئی ہے، جس کے بعد ڈیمڈ منظوری کی شق لاگو ہو جاتی ہے۔
- روایتی انسپکٹر نظام اور بے ترتیب ویب پر مبنی معائنہ نظام کی جگہ **انسپکٹر-کم-فیسیلیٹیٹر(سہولت کار)** متعارف کرائے گئے ہیں، جن کا مقصد روایتی ”انسپکٹر راج“ کو کم کرنا ہے۔ یہ افسران محض معائنہ کرنے کے بجائے سہولت کار کے طور پر کام کرتے ہیں اور آجروں کو قوانین، قواعد و ضوابط کی تعمیل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

مزید برآں، حکومت نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں صنعتوں کے لیے رضامندی کے طریقۂ کار کو ہموار بنانے کے لیے **ہوا (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1981** اور **پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974** کے تحت نوٹیفائی کیے گئے یکساں رضامندی کے رہنما خطوط میں ترمیم کی ہے۔

ایک اہم ترمیم **کام کرنے کی رضامندی (سی ٹی او)** کی مدتِ اعتبار سے متعلق ہے۔ ترمیم شدہ رہنما خطوط کے مطابق، ایک بار منظور ہونے کے بعد سی ٹی او منسوخ کیے جانے تک مؤثر رہے گا۔ اس سے بار بار تجدید کی ضرورت ختم ہو

جاتی ہے، کاغذی کارروائی میں کمی آتی ہے، صنعتوں پر تعمیل کا بوجھ کم ہوتا ہے اور صنعتی سرگرمیوں کا تسلسل برقرار رہتا ہے۔

نوٹیفائیڈ صنعتی اسٹیٹس یا صنعتی علاقوں میں واقع مائیکرو اور اسمال انٹرپرائزز کے لیے خصوصی دفعات بھی متعارف کرائی گئی ہیں۔ ایسی اکائیوں کے لیے خود تصدیق شدہ درخواست جمع کرانے پر **قائم کرنے کی رضامندی (کنسینٹ ٹو اسٹیبلش)** دی گئی تصور کی جاتی ہے، کیونکہ زمین کا ماحولیاتی نقطۂ نظر سے پہلے ہی جائزہ لیا جا چکا ہوتا ہے۔

یہ ترامیم ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو 5 سے 25 سال تک کی مدت کے لیے آپریٹنگ فیس کی ایک مرتبہ ادائیگی پر مبنی رضامندی کی تجویز دینے کی بھی اجازت دیتی ہیں۔ اس سے بار بار فیس جمع کرانے اور انتظامی کارروائی میں کمی آتی ہے۔

اسی سلسلے میں، 2016 میں صنعتوں کے معائنہ کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے **مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی)** نے مرکزی اور ریاستی بورڈوں کو صنعتوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرنے کی ہدایت دی۔ صنعتوں کو آلودگی کے اشاریے کی بنیاد پر **سرخ، نارنجی اور سبز** زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ ان کا معائنہ بالترتیب ہر چھ ماہ، ایک سال اور دو سال بعد کیا جاتا ہے۔ یہ درجہ بندی ایک شفاف اور جوابدہ ضابطہ جاتی ماحول کو فروغ دیتی ہے اور پیش گوئی پر مبنی و خطرہ پر مبنی تعمیل کو ممکن بناتی ہے۔

مزید یہ کہ ریڈ کیٹیگری کی صنعتوں کو رضامندی دینے کے لیے پروسیسنگ کا وقت 120 دن سے کم کرکے 90 دن کر دیا گیا ہے۔

نیشنل سنگل ونڈو سسٹم (این ایس ڈبلیو ایس)

این ایس ڈبلیو ایس ایک واحد ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو کاروباری ضروریات کے مطابق مختلف منظوریوں کی شناخت اور ان کے لیے درخواست دینے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ منظوری کے اوقات میں کمی لاتا ہے، دستاویزات کے محفوظ ذخیرے کی سہولت فراہم کرتا ہے اور استفسارات کے تیز رفتار ازالے کو ممکن بناتا ہے۔

یہ نظام 32 مرکزی محکموں اور 34 ریاستی حکومتوں کے منظوری کے عمل کو یکجا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے 686 سے زائد مرکزی اور 7,498 ریاستی منظوریوں تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ 2021 میں اپنے آغاز کے بعد سے، این ایس ڈبلیو ایس کے ذریعے 20 نومبر 2025 تک 8,29,750 سے زائد منظوریوں پر کارروائی کی جا چکی ہے۔

پری ویش 2(پرو ایکٹو اینڈ ریسپانسیو فیسیلیٹیشن بائے انٹرایکٹو، ورچوئل اینڈ انوائرنمنٹل سنگل ونڈو ہب)

ماحولیاتی منظوری (ای سی)، جنگلاتی منظوری (ایف سی)، جنگلی حیات (ڈبلیو ایل) اور کوسٹل ریگولیشن زون (سی آر زیڈ) سے متعلق منظوریوں کے

عمل کو ہموار بنانے کے مقصد سے اگست 2018 میں پرویش پورٹل کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں ماحولیاتی منظوری کے اجرا کا اوسط وقت، 105 دن کی مقررہ مدت کے مقابلے میں، 26-2025 میں کم ہو کر 64 دن رہ گیا۔ یہ نظام پہلے سے موجود پیچیدہ گرین کلیئرنس کے عمل کو ڈیجیٹائز اور مرکزی حیثیت دے کر ہندوستان میں کاروبار کرنے میں آسانی (ای او ڈی بی) کو فروغ دیتا ہے۔

ان اصلاحات نے مجموعی طور پر اجازت ناموں کے طریقۂ کار کو ہموار بنایا ہے اور تمام شعبوں میں کاروباری سہولت کو بہتر کیا ہے۔

مارکیٹ کنیکٹیویٹی کو مزید مضبوط بنانا

حکومت نے ڈیجیٹل عوامی خریداری پلیٹ فارم، ڈیجیٹل کامرس نیٹ ورک اور مربوط لاجسٹک اصلاحات کے ذریعے کاروباروں کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو نمایاں طور پر بہتر بنایا ہے۔ ملک بھر میں خریداروں، فروخت کنندگان، مینوفیکچررز اور خدمات فراہم کرنے والوں کو باہم مربوط کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے ہیں۔ یہ اقدامات اینڈ ٹو اینڈ حل، وسیع تر مارکیٹ تک رسائی اور زیادہ مؤثر سپلائی چین کو یقینی بناتے ہیں، جس سے بالخصوص ایم ایس ایم ایز اور چھوٹے کاروباروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

بہتر ملٹی موڈل کنیکٹیویٹی اور بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے باعث 2014 کے بعد ہندوستان کی لاجسٹک مسابقت میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے۔ ہندوستان 2023 میں عالمی بینک کے لاجسٹکس پرفارمنس انڈیکس میں 38 ویں مقام پر رہا، جو 2014 کے 54 ویں مقام کے مقابلے میں ایک نمایاں پیش رفت ہے۔ جی ای ایم، او این ڈی سی، پی ایم گتی شکتی، این ایل پی (میرین) اور ایل ڈی بی 2.0 جیسے اقدامات اجتماعی طور پر شمولیت، شفافیت اور کارکردگی کو فروغ دے کر کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھاتے ہیں۔

جی ای ایم (گورنمنٹ ای-مارکیٹ پلیس)

جی ای ایم کو 2016 میں عوامی خریداری کے نظام کو ڈیجیٹائز، ہموار اور زیادہ جامع بنانے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔ یہ ای-مارکیٹ پلیس خواتین کاروباریوں، اسٹارٹ اپس، مائیکرو اور چھوٹے کاروباری اداروں (ایم ایس ایز)، کاریگروں، سیلف ہیلپ گروپس (ایس ایچ جیز) اور دیویانگ جنوں کو مرکزی دھارے کی خریداری سے جوڑتا ہے۔

جی ای ایم نے 18.4 لاکھ کروڑ روپے کی مجموعی تجارتی قدر (جی ایم وی) حاصل کی ہے، جس میں مالی سال 2025-26 کے دوران 5 لاکھ کروڑ روپے کی جی ایم وی کا سنگِ میل عبور کرنا بھی شامل ہے۔ مالی سال 2025-26 میں کل آرڈرز کا 68 فیصد ایم ایس ایز کے ذریعے مکمل کیا گیا، جو مجموعی جی ایم وی کا 47.1 فیصد بنتا ہے۔

جی ای ایم، 35,705 سے زائد اسٹارٹ اپس کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو آسان بنا کر ”میک اِن انڈیا“ پہل کی بھی حمایت کرتا ہے۔ ان اسٹارٹ اپس نے مجموعی طور پر 51,494 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے آرڈرز پر کارروائی کی ہے۔

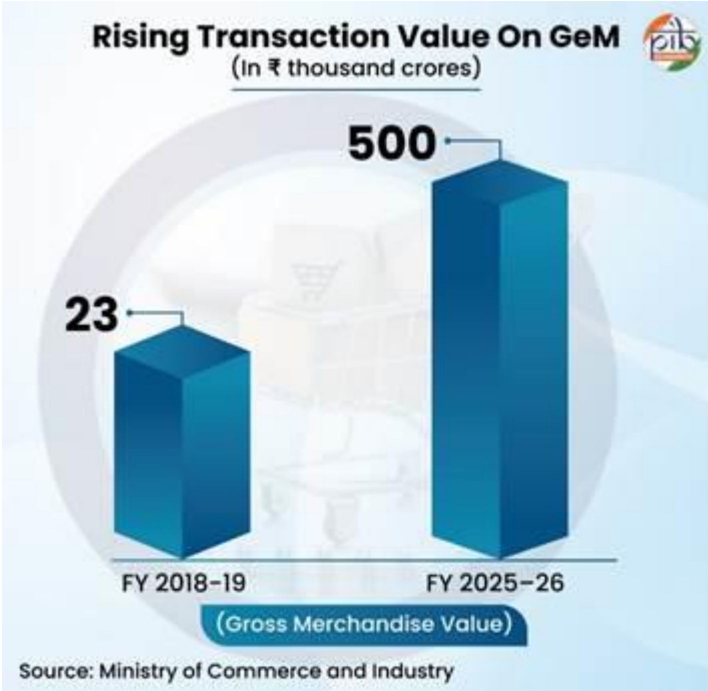

اس کے علاوہ، جی ای ایم پر 2.04 لاکھ سے زیادہ خواتین کی قیادت والے ایم ایس ایز رجسٹرڈ ہیں، جو 79,231 کروڑ روپے (دسمبر 2025 تک) مالیت کے 42 لاکھ سے زیادہ آرڈرز کی تکمیل کر چکے ہیں۔ جی ای ایم کی کارروائیوں میں ٹیکنالوجی مرکزی کردار ادا کرتی رہتی ہے۔ یہ پلیٹ فارم مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور مشین لرننگ (ایم ایل)سے استفادہ کرتے ہوئے جوابدہی کو مضبوط بناتا ہے، عمل کو ہموار کرتا ہے اور خریداری کے نظام میں شفافیت اور سالمیت کو بہتر بناتا ہے۔

جی ای ایم نے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 100 فیصد کوریج حاصل کر لی ہے۔ ای لرننگ اور تربیتی کورسز 12 سرکاری زبانوں — آسامی، بنگالی، انگریزی، گجراتی، ہندی، کنڑ، ملیالم، مراٹھی، اوڈیا، پنجابی، تامل اور تیلگو — میں دستیاب ہیں، جو صارفین کی متنوع ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ جی ای ایم روایتی اور منتشر بولی کے نظام کو ایک زیادہ ذہین اور پائیدار نظام سے تبدیل کرکے کاروبار کرنے میں آسانی (ای او ڈی بی) کو فروغ دیتا ہے، جو ایم ایس ایم ایز کے لیے داخلے کی رکاوٹوں کو کم کرتا ہے۔

او این ڈی سی (اوپن نیٹ ورک فار ڈیجیٹل کامرس)

او این ڈی سی ایک ایسا اقدام ہے جس کا مقصد ڈیجیٹل یا الیکٹرانک نیٹ ورکس پر اشیا اور خدمات کے تبادلے کے تمام پہلوؤں کے لیے ایک کھلا نیٹ ورک فروغ دینا ہے۔ اسے اپریل 2022 میں ڈیجیٹل کامرس کو جمہوری بنانے کے مقصد سے متعارف کرایا گیا تھا۔

فروخت کنندگان اور خدمات فراہم کنندگان کا یہ نیٹ ورک 616 سے زائد شہروں تک پھیلا ہوا ہے، جہاں 7.64 لاکھ سے زیادہ فروخت کنندگان اس سے وابستہ ہیں۔ کھلے پروٹوکولز کو فروغ دے کر اور اجارہ دار پلیٹ فارمز پر انحصار کم کرکے، او این ڈی سی ای کامرس کے منظرنامے میں جدت، مسابقت اور شمولیت کو فروغ دیتا ہے، جس سے کاروبار کرنے میں آسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان

2014 کے بعد ہندوستان کے لاجسٹک ماحولیاتی نظام میں مربوط بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ڈیجیٹلائزیشن اور ادارہ جاتی اصلاحات کے ذریعے نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اس سے قبل لاجسٹک منصوبہ بندی مختلف ذرائع نقل و حمل میں بکھری ہوئی تھی، جس کے نتیجے میں لاگت میں اضافہ اور سپلائی چین کی پیداواری صلاحیت میں کمی واقع ہوتی تھی۔

اکتوبر 2021 میں شروع کیا گیا **پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان** مربوط بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اور ملٹی موڈل کنیکٹیویٹی کے لیے ایک انقلابی اقدام ہے۔

- یہ مربوط بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے لیے 58 مرکزی وزارتوں اور تمام ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو 3,199 ڈیٹا لیئرز کے ساتھ ایک متحد ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر جوڑتا ہے۔

- یونیفائیڈ جیو اسپیشل انٹرفیس سرمایہ کاری کے فیصلوں اور لاجسٹک منصوبہ بندی میں معاونت کے لیے 230 منتخب ڈیٹا سیٹس فراہم کرتا ہے۔
- فروری 2026 تک، نیٹ ورک پلاننگ گروپ 16.10 لاکھ کروڑ روپے مالیت کے 352 منصوبوں کا جائزہ لے چکا ہے، جن میں 201 منظور شدہ اور 167 زیرِ عمل ہیں۔

نقل و حمل اور لاجسٹک بنیادی ڈھانچے کی مربوط منصوبہ بندی کو ممکن بنا کر یہ منصوبہ تاخیر میں کمی لاتا ہے۔ اثاثوں کی غیر ضروری نقل سے بچتے ہوئے اور ملٹی موڈل کنیکٹیویٹی کو بہتر بنا کر یہ کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دیتا ہے۔

نیشنل لاجسٹکس پورٹل (میرین)

نیشنل لاجسٹکس پورٹل (میرین) ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو سمندری لاجسٹکس کی کارروائیوں کو ہموار بنانے کے لیے سرکاری اور کاروباری خدمات کو باہم مربوط کرتا ہے۔ یہ برآمد کنندگان، درآمد کنندگان اور سمندری لاجسٹکس سروس فراہم کنندگان کے لیے ایک واحد پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسے 2023 میں لاجسٹک لاگت اور وقت کے ضیاع کو کم کرنے کے مقصد سے متعارف کرایا گیا تھا۔ یہ دستاویزات کے تبادلے، ریئل ٹائم کارگو ٹریکنگ اور دیگر اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹل لاجسٹک سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک متحد انٹرفیس کے ذریعے شپنگ اور کنٹینر فریٹ خدمات کے لیے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو بھی ممکن بناتا ہے، جس سے کاروباری سرگرمیوں میں مزید آسانی پیدا ہوتی ہے۔

مارچ 2023 میں اپنی موبائل ایپلی کیشن کے آغاز کے بعد، اگست 2024 تک اس پلیٹ فارم نے ہندوستان کے مختلف جغرافیائی علاقوں میں پھیلے ہوئے 21,000 سے زائد صارفین کو اپنی خدمات فراہم کی ہیں۔

لاجسٹک ڈیٹا بینک (ایل ڈی بی 2.0)

ایل ڈی بی 2.0 سڑک، ریل اور سمندری نیٹ ورک میں ریئل ٹائم ملٹی ماڈل کارگو ٹریکنگ کے ذریعے ہندوستان کے ڈیجیٹل لاجسٹک ماحولیاتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔ رکاوٹوں کی نشاندہی کے لیے ہائی سیز کنٹینر ٹریکنگ اور لائیو کنٹینر ہیٹ میپ متعارف کرا کر، ایل ڈی بی 2.0 ایک شفاف اور ڈیٹا پر مبنی ماحولیاتی نظام کو فروغ دیتا ہے۔ یہ لاگت میں کمی اور سپلائی چین مینجمنٹ میں بہتری کا باعث بنتا ہے، جس سے ہندوستان کا لاجسٹک نظام زیادہ قابلِ اعتماد بنتا ہے۔ 2025-26 میں اس نے 100 فیصد ایکسِم کنٹینرز کا سراغ لگایا اور تقریباً 95 ملین ایکسپورٹ-امپورٹ کنٹینرز کو سنبھالا۔

کریڈٹ تک رسائی کو آسان بنانا

کاروباری اداروں کے لیے ورکنگ کیپیٹل کا انتظام، کاروباری سرگرمیوں میں توسیع، ٹیکنالوجی کو اپنانا اور روزمرہ کی آپریشنل ضروریات پوری کرنا کریڈٹ تک رسائی کے بغیر ممکن نہیں۔ جس طرح آسان رجسٹریشن اور لائسنسنگ کاروباری اندراج میں مدد دیتی ہے، اسی طرح بروقت اور سستا کریڈٹ کاروباروں کو ترقی کے تسلسل اور توسیع کے لیے درکار وسائل فراہم کرتا ہے۔

2014سے قبل چھوٹے کاروباریوں کو پیچیدہ کاغذی کارروائی جیسی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا یا وہ غیر رسمی ذرائعِ مالیات پر انحصار کرنے پر مجبور تھے۔ حکومتی اقدامات کے آغاز کے بعد کریڈٹ مارکیٹ کو منظم کیا گیا اور چھوٹے تاجروں کے لیے قرض تک رسائی آسان بنائی گئی۔

کریڈٹ گارنٹی اسکیم

کریڈٹ گارنٹی اسکیمیں ایم ایس ایم ایز اور اسٹارٹ اپس کو ضمانت یا تھرڈ پارٹی گارنٹی کے بغیر قرض فراہم کرکے کاروبار میں آسانی (ای او ڈی بی) کو فروغ دیتی ہیں۔ یہ اسکیمیں قرض دہندگان کے خطرات کو کم کرتی ہیں، کاروباریوں کے لیے مالی وسائل تک رسائی آسان بناتی ہیں، اختراع کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور کاروباری ماحول کو مزید سازگار بناتی ہیں۔

- مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم (سی جی ٹی ایم ایس ای) کے تحت 31 مارچ 2025 تک 1.15 کروڑ گارنٹیوں کے لیے مجموعی طور پر 9.34 لاکھ کروڑ روپے کی ضمانتیں منظور کی جا چکی ہیں۔
- ایمرجنسی کریڈٹ لائن گارنٹی اسکیم (ای سی ایل جی ایس) کے تحت 3.68 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی منظوری دی گئی، جن میں سے 2.43 لاکھ کروڑ روپے ایم ایس ایم ایز کے لیے منظور کیے گئے۔

قرض کی منظوری کے عمل کو آسان بنا کر یہ اسکیمیں سرمایہ تک رسائی سے وابستہ وقت اور لاگت میں بھی کمی لاتی ہیں۔

پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی)

پی ایم ایم وائی مالیاتی رسائی کے خلا کو پُر کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی، جس کے تحت چھوٹے کاروباروں کو 20 لاکھ روپے تک کے بغیر ضمانت قرض فراہم کیے جاتے ہیں۔ 27 مارچ 2026 تک اس اسکیم کے تحت 2015 میں آغاز سے اب تک 57 کروڑ سے زائد کھاتوں کے ذریعے 40.07 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

مزید یہ کہ 12 کروڑ سے زائد کھاتے نئے کاروباریوں کے ہیں، جو انہیں باضابطہ مالیاتی نظام میں شامل کرنے میں پی ایم وائی کے اہم کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔ مدرا لین دین کی ڈیجیٹلائزیشن نے قرض لینے والوں کی سہولت، شفافیت اور قرض تک رسائی میں مزید اضافہ کیا ہے۔

	لون اکاؤنٹس **شیئر (قرض کھاتوں کا اشتراک)**	**تقسیم شدہ رقم کا حصہ**
خواتین	59.81 فی صد	37.45 فی صد
نئے کاروباری افراد	21 فی صد	30.09 فی صد
ایس سی، ایس ٹی، اور او بی سی زمرے	45.52 فی صد	31.77 فی صد

کریڈٹ اسسمنٹ ماڈل (سی اے ایم)

سرکاری شعبے کے بینکوں (پی ایس بیز) نے 2025 میں ایم ایس ایم ایز کے لیے ڈیجیٹل فوٹ پرنٹس پر مبنی **کریڈٹ اسسمنٹ ماڈل (سی اے ایم)** کا آغاز کیا۔ یہ ماڈل ایم ایس ایم ایز کے لیے خودکار قرض تشخیص کو ممکن بنانے کے لیے ڈیجیٹل طور پر حاصل کردہ اور قابلِ تصدیق ڈیٹا سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ سی اے ایم کے تحت (یکم اپریل تا 21 دسمبر 2025) پی ایس بیز نے 52,300 کروڑ روپے سے زائد مالیت کی 3.96 لاکھ سے زیادہ ایم ایس ایم ای قرض درخواستوں کی منظوری دی۔ اس ماڈل کے نتیجے میں فیصلہ سازی کا وقت کم ہوا ہے اور کاروبار دوست فریم ورک قائم ہوا ہے۔

ٹی آر ای ڈی ایس (تجارتی وصولیوں کی رعایتی مالی اعانت کا نظام)

ٹی آر ای ڈی ایس ایک الیکٹرانک پلیٹ فارم ہے جو متعدد سرمایہ کاروں کے ذریعے ایم ایس ایم ایز کی تجارتی وصولیوں کی مالی اعانت اور رعایت (ڈسکاؤنٹنگ) کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ وصولیاں کارپوریٹس اور دیگر

خریداروں، بشمول سرکاری محکموں اور پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگز (پی ایس یوز)، سے متعلق ہو سکتی ہیں۔ ایم ایس ایم ایز کی لیکویڈیٹی بڑھانے کے لیے مرکزی بجٹ 27-2026 میں سنٹرل پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کے لین دین کے تصفیے کے لیے ٹی آر ای ڈی ایس کو لازمی بنانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، انوائس ڈسکاؤنٹنگ کے لیے کریڈٹ گارنٹی میکانزم بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ مزید برآں، جی ای ایم کو ٹی آر ای ڈی ایس کے ساتھ مربوط کرنے سے مالی اعانت کے عمل میں تیزی آتی ہے۔ اسی طرح، ٹی آر ای ڈی ایس وصولیوں کو **اثاثہ جاتی پشت پناہی یافتہ سیکیورٹیز** کے طور پر متعارف کرانے سے لین دین کے بہتر تصفیے کے لیے **ثانوی مارکیٹ** کی ترقی ممکن ہوتی ہے۔

ٹیکس تعمیل میں آسانی کو بہتر بنانا

گزشتہ دہائی کے دوران ہندوستان نے ڈیجیٹلائزیشن، طریقہ کار میں آسانی اور ساختی اصلاحات کے ذریعے اپنے ٹیکس نظام کو تبدیل کیا ہے، جس سے تعمیل کا عمل زیادہ ہموار اور شفاف ہوا ہے۔ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی)، فیس لیس اسسمنٹ اور مختلف ڈیجیٹل پلیٹ فارمز جیسے اقدامات نے طریقہ کار کی پیچیدگیوں کو کم کیا ہے۔ ان اصلاحات نے ٹیکس دہندگان پر بوجھ کم کیا، معیشت کو رسمی شکل دینے کی حوصلہ افزائی کی اور ایک زیادہ پیش گوئی کے قابل اور کاروبار دوست ٹیکس ماحول پیدا کیا۔

سامان اور خدمات پر ٹیکس (جی ایس ٹی)

جی ایس ٹی 2017 میں متعارف کرایا گیا اور اس نے ایک منتشر اور پیچیدہ بالواسطہ ٹیکس نظام کی جگہ لی، جو کاروباروں اور صارفین دونوں پر یکساں بوجھ ڈالتا تھا۔ جی ایس ٹی سے قبل ٹیکس نظام میں متعدد محصولات شامل تھے، جیسے ایکسائز ڈیوٹی، سروس ٹیکس، وی اے ٹی، سی ایس ٹی اور دیگر

ٹیکس۔ ان میں سے ہر ٹیکس کے ساتھ تعمیل کے اپنے چیلنجز اور خامیاں وابستہ تھیں۔ اس کثرتِ محصولات نے کاروبار کرنے کی لاگت میں اضافہ کیا اور ٹیکس رکاوٹوں کے باعث سامان کی بلا رکاوٹ بین الریاستی نقل و حرکت میں مشکلات پیدا کیں۔

مزید برآں، ستمبر 2025 میں اعلان کردہ جی ایس ٹی اصلاحات نے **ای او ڈی بی** کو مزید فروغ دیا۔ ایک سادہ دو سطحی ڈھانچے کی جانب یہ پیش رفت تعمیل اور لین دین کے اخراجات کو کم کرتی ہے، جبکہ شرحوں کو معقول بنانے سے استطاعت میں اضافہ ہوتا ہے اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ ملتا ہے۔

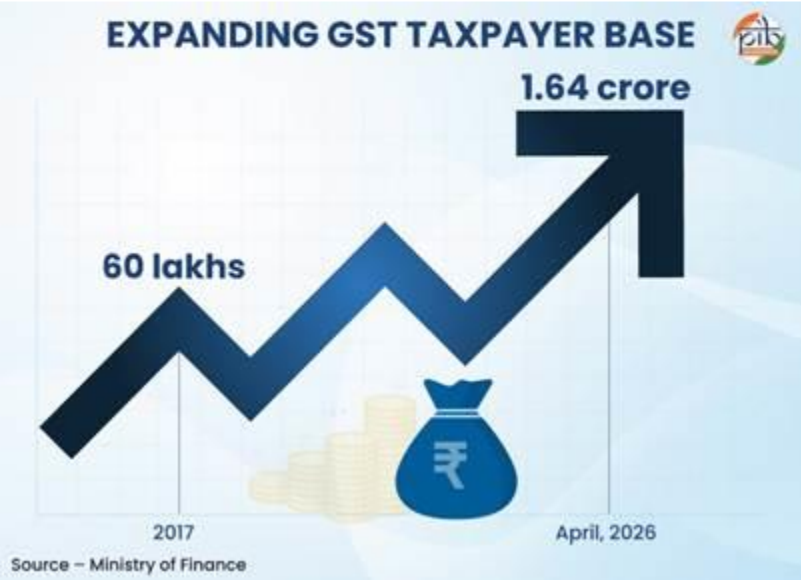

اس کا اثر ٹیکس کی بنیاد میں توسیع کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، جہاں رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان کی تعداد 2017 میں تقریباً 60 لاکھ سے بڑھ کر اپریل 2026 میں 1.64 کروڑ سے زیادہ ہو گئی، جو معیشت کے مزید باضابطہ ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔

جی ایس ٹی کو اس کی ڈیجیٹل ریڑھ کی ہڈی، یعنی جی ایس ٹی این پلیٹ فارم، کی بھی حمایت حاصل ہے۔ یہ ایک کروڑ سے زیادہ ٹیکس دہندگان کے لیے ایک مربوط انٹرفیس فراہم کرتا ہے، جو بی ٹو بی الیکٹرانک انوائسنگ کو آسان بناتا

ہے۔ اپریل 2026 تک اس پورٹل کے ذریعے 107.64 لاکھ کروڑ روپے سے زائد مالیت کی ادائیگیوں کی پروسیسنگ کی جا چکی ہے۔ یہ خودکار نظام ایک ہموار اور ٹیکنالوجی پر مبنی مالیاتی فریم ورک کو فروغ دیتا ہے۔

بے چہرہ تشخیص

صدیوں پرانے دستی تشخیصی طریقوں کی جگہ لینے کے لیے 2019 میں ای-تشخیص اسکیم متعارف کرائی گئی۔ اس اسکیم کا مقصد ٹیکس انتظامیہ کے نظام میں غیر ضروری اور ناپسندیدہ طریقوں کا خاتمہ کرنا تھا۔ اس کے نتیجے میں ٹیکس دہندگان اور ٹیکس افسران کے درمیان براہِ راست جسمانی رابطہ ختم ہو گیا۔ یہ نظام پیمانے کی معیشت اور فعّال تخصص کے ذریعے وسائل کے استعمال کو بہتر بناتا ہے۔

انکم ٹیکس کا نیا ای-فائلنگ پورٹل

محکمۂ انکم ٹیکس نے جون 2021 میں نیا ای-فائلنگ پورٹل شروع کیا۔ اس کا مقصد ٹیکس دہندگان کو زیادہ سہولت اور ایک جدید، ہموار تجربہ فراہم کرنا ہے۔ یہ پورٹل فوری آئی ٹی آر پروسیسنگ کے ذریعے جلد رقم واپسی کو ممکن بناتا ہے۔ اس میں تمام تعاملات اور زیرِ التوا کارروائیوں کے لیے ایک واحد ڈیش بورڈ فراہم کیا گیا ہے۔ پہلے سے درج شدہ معلومات کے ساتھ مفت آئی ٹی آر تیاری کے ٹولز صارفین کی محنت اور وقت کی بچت کرتے ہیں۔ بہتر معاونت کے لیے اکثر پوچھے جانے والے سوالات، تربیتی مواد، چیٹ بوٹ اور کال سینٹر کی سہولت بھی موجود ہے۔ اس پورٹل میں متعدد ڈیجیٹل ادائیگی کے اختیارات شامل ہیں، جن میں نیٹ بینکنگ، یو پی آئی، کریڈٹ کارڈ اور آر ٹی جی ایس/این ای ایف ٹی شامل ہیں۔

ای-وے بل

ای-وے بل نظام نے سامان کی نقل و حرکت کے لیے ایک واحد الیکٹرانک دستاویز فراہم کرکے متعدد ریاستی سطح کے اجازت ناموں کی جگہ لے لی ہے، جس سے ہندوستان کے لاجسٹکس نظام میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اس اصلاح نے سرحدی چیک پوسٹوں کے خاتمے، نقل و حمل کے وقت میں نمایاں کمی اور ٹیکس تعمیل میں بہتری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جولائی 2018 تا مارچ 2019 کے دوران ای-وے بلوں کی تعداد 15.74 کروڑ تھی، جو مالی سال 2025-26 میں بڑھ کر 188.27 کروڑ ہو گئی۔ یہ ڈیجیٹل تجارت اور لاجسٹکس کے مضبوط انضمام کی عکاسی کرتا ہے۔

سرحد پار تجارتی کارکردگی میں اضافہ

ہندوستان نے ہدفی اصلاحات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے سرحد پار تجارت کے نظام کو تبدیل کیا ہے۔ چونکہ تجارت کاروباری سرگرمیوں کے پورے سلسلے کا ایک اہم حصہ ہے، اس لیے یہ کمپنیوں کو عالمی منڈیوں تک رسائی، اپنے کاروبار میں توسیع اور مسابقت بڑھانے کے قابل بناتی ہے۔

مرکزی بجٹ 2026-27 میں کسٹمز انٹیگریٹڈ سسٹم (سی آئی ایس) جیسے اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے، جو تجارت میں کاروبار کرنے میں آسانی (ای او ڈی بی) کو مزید مضبوط بناتے ہیں۔ دیگر اقدامات میں غیر رہائشیوں کے لیے کم از کم متبادل ٹیکس (ایم اے ٹی) سے استثنا اور ڈیوٹی مؤخر کرنے کی مدت میں توسیع شامل ہے۔ ان اصلاحات نے مجموعی طور پر طریقۂ کار کو آسان بنایا، لین دین کی لاگت کم کی اور ہندوستان میں کاروبار کے لیے ایک زیادہ مؤثر تجارتی ماحول پیدا کیا ہے۔

اضلاع بطور ایکسپورٹ ہب (ڈی ای ایچ) پہل

اضلاع کو ایکسپورٹ ہب بنانے کی اس پہل کا مقصد مقامی سطح پر برآمدات، مینوفیکچرنگ اور روزگار کو فروغ دینا ہے۔ برآمدات میں اضافہ اور رکاوٹوں کے خاتمے کے لیے تمام 36 ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں ریاستی و ضلعی ایکسپورٹ پروموشن کمیٹیاں (ایس ای پی سیز) قائم کی گئی ہیں۔ 590 اضلاع کے لیے ضلعی برآمدی عملی منصوبوں (ڈی ای اے پیز) کے مسودے تیار کیے گئے ہیں، جن میں سے 249 کو باضابطہ طور پر نوٹیفائی کیا جا چکا ہے۔ آگاہی پیدا کرنے اور برآمد کنندگان کے مسائل کے حل کے لیے مختلف رابطہ پروگرام بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ پہل مقامی برآمد کنندگان اور مینوفیکچررز کو اپنی سرگرمیوں میں توسیع اور عالمی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ صلاحیت سازی، نئے برآمد کنندگان کی تیاری اور مصنوعات و خدمات کے لیے نئی منڈیوں کی نشاندہی میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔

برآمدات کے فروغ کا مشن

ایکسپورٹ پروموشن مشن (ای پی ایم) ایک فلیگ شپ پہل ہے جسے برآمدی ماحولیاتی نظام کے کلیدی عناصر میں مربوط تعاون فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ تجارتی مالیات، معیارات کی تعمیل، لاجسٹکس، بیرونِ ملک گوداموں اور مارکیٹ کی ترقی میں بھی معاونت فراہم کرتا ہے۔

نومبر 2025 میں منظور کیا جانے والا یہ مشن متعدد برآمدی معاون اقدامات کو ایک واحد، مربوط اور ڈیجیٹل طور پر چلنے والے فریم ورک کے تحت یکجا کرتا ہے۔ اسے دو مربوط ذیلی اسکیموں، **نِرت پروتسان** اور **نِرت دِشا**، کے ذریعے نافذ کیا جاتا ہے۔ نِرت پروتسان مالی معاونت اور تجارتی مالیاتی سہولتوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جبکہ نِرت دِشا غیر مالی معاونت، منڈی تک رسائی اور ماحولیاتی نظام کو فعال بنانے والے اقدامات سے متعلق ہے۔ مجموعی طور پر، ای پی ایم برآمدی

مسابقت میں اضافہ اور عالمی سطح پر ہندوستانی موجودگی کو مستحکم کرنے کا خواہاں ہے۔

آئی سی ای گیٹ (انڈین کسٹمز الیکٹرانک گیٹ وے)

آئی سی ای گیٹ ہندوستانی کسٹمز اور تجارتی برادری کے درمیان تمام الیکٹرانک تعاملات کے لیے ایک مرکزی پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ ای-فائلنگ، آن لائن ترمیمات کی جمع آوری، آن لائن ڈیوٹی ادائیگی اور استفسارات کے حل سمیت متعدد خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ تاجروں کے لیے انٹیگریٹڈ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (آئی جی ایس ٹی) ریفنڈ کی پروسیسنگ کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے۔

یہ گیٹ وے بین الاقوامی تاجروں کے لیے سرحد پار تجارت کو آسان بناتے ہوئے کسٹمز کے طریقۂ کار کو ہموار کرتا ہے۔ بل آف انٹری فائلنگ کی تعداد اپریل 2019 میں تقریباً 4 لاکھ سے بڑھ کر مارچ 2026 میں 5.89 لاکھ ہو گئی، جو ڈیجیٹل کسٹمز پروسیسنگ اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔

ای سی او او (بہتر سرٹیفکیٹ آف اوریجن) 2.0 نظام

ای سی او او 2.0 نظام ایک ڈیجیٹل اپ گریڈ ہے جو برآمد کنندگان کے لیے سرٹیفکیشن کے عمل کو آسان بناتا ہے۔ اس میں ایک ہی امپورٹر-ایکسپورٹر کوڈ کے تحت متعدد صارفین کی رسائی جیسی صارف دوست خصوصیات شامل ہیں۔ اس نظام میں آدھار پر مبنی ای-سائننگ اور آزاد تجارتی معاہدوں سے متعلق وسائل کے لیے ایک مربوط ڈیش بورڈ بھی موجود ہے۔ یہ خصوصیات تجارتی عمل کی مؤثریت اور تسلسل کو یقینی بناتی ہیں۔

”اِن لیو سرٹیفکیٹ آف اوریجن“ کے لیے آسان آن لائن درخواستوں کی سہولت فراہم کرکے یہ نظام برآمد کنندگان کو ضروری اصلاحات اور تبدیلیوں کی درخواست دینے کا موقع دیتا ہے۔ تجارتی سہولت کاری کے اس اقدام نے تصدیقی

عمل کو ہموار کیا ہے اور برآمد کنندگان کے لیے کارروائی کے وقت میں بہتری پیدا کی ہے۔ جنوری 2025 تک یہ پلیٹ فارم روزانہ 7,000 سے زائد ای سی او درخواستوں پر کارروائی کر رہا تھا، جن میں ترجیحی اور غیر ترجیحی دونوں قسم کے سرٹیفکیٹس شامل تھے، جبکہ یہ 125 جاری کنندہ ایجنسیوں سے منسلک تھا۔

ٹریڈ کنیکٹ ای-پلیٹ فارم

ٹریڈ کنیکٹ ای-پلیٹ فارم تمام برآمد کنندگان، بشمول ایم ایس ایم ایز، کو جامع بین الاقوامی تجارتی معلومات اور خدمات فراہم کرتا ہے، جس سے انہیں عالمی منڈیوں تک آسان رسائی حاصل ہوتی ہے۔ یہ بیرونِ ملک ہندوستانی مشنز کی مدد سے عالمی خریداروں اور ہندوستانی برآمد کنندگان کے درمیان براہِ راست رابطے کو ممکن بناتا ہے۔ 5 جون 2026 تک اس پلیٹ فارم کے 20 لاکھ سے زائد رجسٹرڈ صارفین تھے اور اس کے ذریعے 35 لاکھ سے زیادہ سرٹیفکیٹس آف اوریجن جاری کیے جا چکے تھے۔

ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی توسیع

ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر نے گزشتہ دہائی کے دوران ادائیگیوں، تصدیق اور دستاویزات کے انتظام سے متعلق بڑے چیلنجوں کو حل کیا ہے۔ اس سے قبل کاروباروں کو لین دین میں تاخیر اور کاغذی دستاویزات پر انحصار کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے تیز تر ادائیگیوں، ہموار آن بورڈنگ اور تصدیق شدہ ڈیجیٹل ریکارڈ تک محفوظ رسائی کو ممکن بنایا ہے۔ ان اقدامات نے ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت میں ڈیجیٹل گورننس کو مزید مضبوط کیا ہے۔

یو پی آئی (یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس)

یو پی آئی ایک ریئل ٹائم ادائیگی کا نظام ہے جو 2016 میں متعارف کرایا گیا تھا۔ یہ کاروباروں کے لیے ایک انقلابی پیش رفت ثابت ہوا ہے، جس کے ذریعے فوری، کم لاگت اور ہموار ڈیجیٹل لین دین ممکن ہوا ہے۔ اس سے نقدی کے بہاؤ میں نمایاں بہتری آئی، صارفین تک رسائی میں اضافہ ہوا اور پورے ہندوستان میں کاروباری ترقی کو فروغ ملا۔

یو پی آئی ایک ہی ایپ میں متعدد بینک اکاؤنٹس کو مربوط کرتا ہے اور مختلف سہولتوں کی حمایت کرتا ہے۔ ان میں فنڈز کی منتقلی، تجارتی ادائیگیاں اور فرد سے فرد ادائیگی کی درخواستیں شامل ہیں، جو ڈیجیٹل لین دین کو تیز اور آسان بناتی ہیں۔ یہ محفوظ اور فوری ادائیگیوں کو یقینی بناتا ہے، رازداری کا تحفظ کرتا ہے اور کیو آر کوڈ کے ذریعے ادائیگی کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

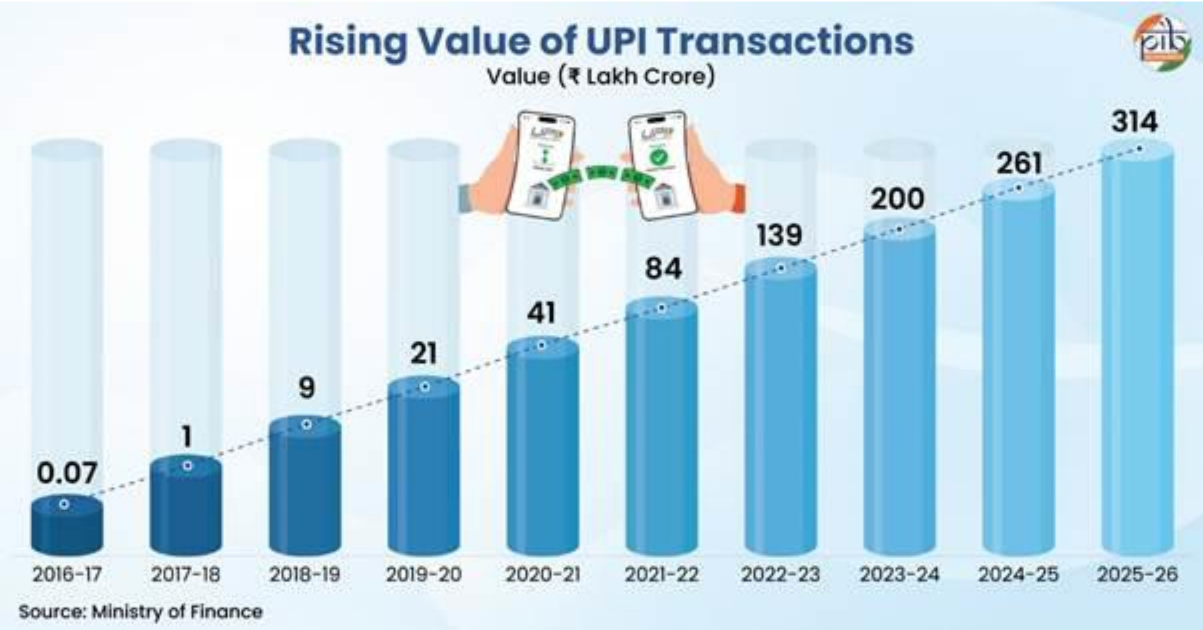

یہ نظام 713 بینکوں کو ایک پلیٹ فارم پر جوڑتا ہے، جس سے لوگ اس بات کی فکر کیے بغیر کہ وہ کون سا بینک استعمال کرتے ہیں، آسانی سے ادائیگیاں کر سکتے ہیں۔ یہ نظام اب 54.027 کروڑ افراد اور تقریباً 10 کروڑ تاجروں کے زیرِ استعمال ہے۔

ایک دہائی سے زائد عرصے میں یو پی آئی نے غیر معمولی پیمانے اور رفتار کا مظاہرہ کیا ہے۔ لین دین کی سالانہ تعداد مالی سال 2016-17 میں صرف 2 کروڑ سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں 24,162 کروڑ تک پہنچ گئی، جو حجم کے لحاظ سے تقریباً 12,000 گنا اضافے کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسی طرح، لین دین کی مالیت مالی سال 2016-17 میں 0.07 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں تقریباً 314 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جو مالیت کے لحاظ سے 4,000 گنا سے زیادہ اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے بھی یو پی آئی کو لین دین کے حجم کے اعتبار سے دنیا کے سب سے بڑے ریئل ٹائم ادائیگی نظام کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ یہ قابلِ توسیع، جامع اور اختراعی ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں ہندوستان کی قیادت کی عکاسی کرتا ہے۔

سی کے وائی سی (سنٹرل نو یور کسٹمر) رجسٹری

سی کے وائی سی رجسٹری مالیاتی شعبے میں صارفین کے کے وائی سی ریکارڈز کا ایک مرکزی ذخیرہ ہے۔ یہ یکساں کے وائی سی معیارات اور مختلف شعبوں میں ریکارڈز کے باہمی استعمال کو ممکن بناتی ہے۔ یہ رجسٹری مختلف مالیاتی اداروں کے سامنے کے وائی سی دستاویزات بار بار جمع کرانے اور ان کی تصدیق کی ضرورت کو کم کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں صارفین کی آن بورڈنگ کا عمل آسان ہوتا ہے اور پورے مالیاتی شعبے میں خدمات تک رسائی مزید سہل ہو جاتی ہے۔

اینٹیٹی لاکر

اینٹیٹی لاکر جنوری 2025 میں متعارف کرایا گیا اداروں کے لیے ایک ڈیجیٹل لاکر ہے۔ یہ تنظیموں کو ڈیجیٹل دستاویزات اور سرٹیفکیٹس کے ذخیرے، اشتراک اور

تصدیق کے لیے ایک محفوظ اور کلاؤڈ پر مبنی پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک محفوظ ڈیجیٹل دستاویزاتی والیٹ کے ذریعے مستند ڈیجیٹل دستاویزات تک رسائی ممکن بناتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم کاروباروں اور اداروں کے لیے دستاویزات کے محفوظ اور ہموار انتظام کو یقینی بناتا ہے۔

ایک سال کے اندر اینٹیٹی لاکر سے منسلک اداروں کی تعداد فروری 2025 میں 38 ہزار سے بڑھ کر دسمبر 2025 میں 40 ہزار سے زیادہ ہو گئی۔

اعتماد پر مبنی گورننس فریم ورک کی تعمیر

پیچیدہ ضوابط سے لے کر تعمیل کے بوجھ میں کمی تک، مختلف اصلاحی اقدامات نے تمام شعبوں اور ریاستوں میں انتظامی بوجھ کو کم کیا ہے۔ ان اصلاحات نے کاروباروں کے لیے ضابطہ جاتی تعاملات میں اعتماد پر مبنی حکمرانی کو فروغ دیا ہے۔ ان اقدامات نے کاروباری زندگی کے مختلف مراحل کو بھی مضبوط بنایا ہے، جس کے نتیجے میں کاروباری سرگرمیاں زیادہ تیز اور ہموار ہوئی ہیں۔

جن وشواس ایکٹ

جن وشواس (دفعات میں ترمیم) ایکٹ، 2023 کے تحت 42 قوانین کی 183 دفعات کو غیر مجرمانہ قرار دیا گیا، جس سے معمولی اور تکنیکی خلاف ورزیوں کے لیے فوجداری ذمہ داری میں کمی آئی۔ ان اصلاحات کے تسلسل میں جن وشواس (دفعات میں ترمیم) ایکٹ، 2026، 7 اپریل 2026 کو نافذ ہوا، جو اعتماد اور متناسب ضابطہ کاری پر مبنی گورننس فریم ورک کو مزید مضبوط بناتا ہے۔

اس ایکٹ کے نتیجے میں:

- 717دفعات کو غیر مجرمانہ قرار دیا گیا۔

- 23وزارتوں کے زیرِ انتظام 79 مرکزی قوانین کی 784 دفعات میں ترمیم کی گئی۔

یہ ایکٹ ایک ہزار سے زائد جرائم سے متعلق دفعات کو معقول بناتا ہے اور فرسودہ و غیر ضروری دفعات کو ختم کرتا ہے، جس سے مجموعی ضابطہ جاتی اور کاروباری ماحول میں بہتری آتی ہے۔

ریگولیٹری تعمیل کا بوجھ کم کرنا

غیر مجرمانہ اصلاحات کے علاوہ، حکومت نے تمام شعبوں اور ریاستوں میں متعدد تکمیلی اقدامات بھی متعارف کرائے ہیں۔

ان میں سے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- ماحولیات (تحفظ) ایکٹ، 1986، ہوا (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1981، انڈین فاریسٹ ایکٹ، 1927، اور پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 کی بعض مجرمانہ دفعات کو غیر مجرمانہ قرار دیا گیا ہے۔ ان اقدامات کے ذریعے معمولی خلاف ورزیوں کو معقول بنایا گیا ہے تاکہ اعتماد پر مبنی حکمرانی کو فروغ دیا جا سکے اور زندگی گزارنے اور کاروبار کرنے میں مزید آسانی پیدا ہو۔
- ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں ضوابط کو آسان بنانے کے لیے جنوری 2025 میں تعمیل میں کمی اور ضوابط کے خاتمے سے متعلق ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی۔ اس نے پانچ شعبوں میں ترجیحی اصلاحاتی میدانوں کی نشاندہی کی، جن میں زمین کا استعمال، تعمیرات، محنت، افادیتی خدمات، اجازت نامے اور دیگر وسیع ترجیحات شامل ہیں۔ یہ شعبے ملک بھر میں کاروباروں کو متاثر کرنے والے ضابطہ جاتی تعاملات کا ایک بڑا حصہ تشکیل دیتے ہیں۔مارچ 2025 سے ریاستوں اور مرکز کے

زیرِ انتظام علاقوں میں ٹاسک فورس کے تین دوروں کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔ ان دوروں میں بین الادارہ جاتی ہم آہنگی، ریاستوں کے ساتھ مسائل کے حل اور ضابطہ جاتی اصلاحات سے متعلق حقیقی وقت میں سیکھنے کے عمل پر توجہ مرکوز کی گئی۔

- تعمیل کے بوجھ میں کمی کی مہم کے تحت 47,000 سے زیادہ تعمیلوں کو کم کیا گیا ہے۔ نومبر 2025 تک ان میں 16,108 آسان بنائی گئی تعمیلیں، 22,287 ڈیجیٹل تعمیلیں، 4,458 غیر مجرمانہ تعمیلیں اور 4,270 غیر ضروری تعمیلیں شامل تھیں۔
- ریزرو بینک آف انڈیا نے 9,000 سے زائد سرکلرز اور رہنما ہدایات کو یکجا کرکے 238 فنکشن-مخصوص ماسٹر ڈائریکشنز میں تبدیل کیا ہے، جو مختلف اقسام کے ریگولیٹڈ اداروں کے لیے ہیں۔ اس اقدام کے تحت ضابطہ جاتی وضاحت اور کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کے لیے 9,446 سرکلرز کو منسوخ، یکجا یا متروک قرار دیا گیا ہے۔

کاروباری اصلاحات ایکشن پلان (بی آر اے پی) اور ضلعی اصلاحات

مضبوط ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کی مدد سے حکومت نے کاروبار کرنے میں آسانی (ای او ڈی بی) سے متعلق اصلاحات کو بی آر اے پی کے ذریعے مزید مضبوط بنایا ہے۔ 2015 سے بی آر اے پی شفافیت کے فروغ، ضابطہ جاتی طریقۂ کار کو آسان بنانے اور ریاستوں و مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

بی آر اے پی میں مختلف اصلاحاتی شعبوں میں ضابطہ جاتی عمل، پالیسیوں، طریقوں اور طریقۂ کار کا جائزہ لے کر اصلاحات کے لیے سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ اصلاحات کے شعبوں میں معلومات تک رسائی اور شفافیت، سنگل ونڈو

نظام، ماحولیاتی رجسٹریشن، بجلی کے کنکشن کا حصول، زمین کی دستیابی، تعمیراتی اجازت نامے، معائنہ جاتی اصلاحات، لیبر ضوابط، آن لائن ٹیکس اور ریٹرن فائلنگ، اور تجارتی تنازعات کے حل جیسے شعبے شامل ہیں، جو ایک عام کاروبار کے پورے لائف سائیکل کا احاطہ کرتے ہیں۔

بی آر اے پی کے سات ایڈیشن مکمل ہو چکے ہیں، جبکہ اس کا آٹھواں ایڈیشن نومبر 2025 میں باضابطہ طور پر جاری کیا گیا۔

نچلی سطح پر اصلاحات کو مزید مؤثر بنانے کے لیے محکمہ برائے فروغ صنعت و داخلی تجارت (ڈی پی آئی آئی ٹی) نے **ڈسٹرکٹ بزنس ریفارم ایکشن پلان (ڈی-بی آر اے پی)** بھی متعارف کرایا ہے، جس کا مقصد ضلعی سطح پر کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینا ہے۔ یہ منصوبہ آخری مرحلے تک خدمات کی فراہمی کو مضبوط بنانے، خدمات کے معیار میں بہتری لانے اور اضلاع کو مضبوط ادارہ جاتی و ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے سے آراستہ کرکے علاقائی ترقی کو تیز کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

یہ اصلاحات ضلعی کلکٹریٹ، ترقیاتی اداروں اور شہری بلدیاتی اداروں میں نافذ کی جاتی ہیں اور ضابطہ جاتی منظوریوں، معائنوں اور کاروباری سہولت کاری میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

دیوالیہ پن کے خدشات کا حل

دیوالیہ پن اور دیوالیہ پن کوڈ، 2016 کے نفاذ سے قبل کاروبار قرضوں کے تصفیے اور وصولی کے لیے متعدد قانونی فریم ورکس پر انحصار کرتے تھے۔ یہ منتشر نظام اکثر ہم آہنگی کے عمل کو پیچیدہ اور وقت طلب بنا دیتا تھا۔ اس کوڈ نے مختلف موجودہ قوانین کو یکجا کرکے دیوالیہ پن کے حل کا ایک متحد فریم ورک

فراہم کیا اور مالی مشکلات کے حل کے لیے قرض دہندگان پر مبنی اور وقت کی پابندی والا طریقۂ کار متعارف کرایا۔

بعد ازاں کی گئی ترامیم نے فیصلہ سازی اور نظرِ ثانی شدہ حل کی مدتوں میں قرض دہندگان کے کردار کو مزید مضبوط کیا۔ ان ترامیم میں کارپوریٹ قرض دہندگان کے لیے استثنائی دفعات اور دیوالیہ پن کے حل کے فریم ورک کو مؤثر بنانے کے لیے دیگر اقدامات بھی شامل کیے گئے۔

مزید برآں، طریقۂ کار کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے **دیوالیہ پن اور دیوالیہ پن کوڈ (ترمیمی) ایکٹ، 2026** نافذ کیا گیا۔ اس ترمیم کے تحت بعض اصطلاحات کی واضح تعریفیں فراہم کی گئیں اور درخواستوں کو قبول یا مسترد کرنے کے لیے فیصلہ کرنے والے حکام کے لیے 14 دن کی مدت مقرر کی گئی۔ اس میں ایک مخصوص مرحلے کے بعد مقدمات کی واپسی پر بھی پابندی عائد کی گئی۔

مزید دفعات کے ذریعے قرض دہندگان کی شرکت کو مضبوط بنایا گیا اور پورے دیوالیہ پن کے عمل میں معلومات تک رسائی کو بہتر بنایا گیا۔ اس کے علاوہ، دیوالیہ پن کے حل کے نظام کی مجموعی مؤثریت بڑھانے کے لیے دیگر اصلاحات بھی متعارف کرائی گئیں۔ ان اقدامات نے ہندوستان کے دیوالیہ پن کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنایا ہے اور حل کے عمل کو کاروباروں اور قرض دہندگان دونوں کے لیے زیادہ تیز، مؤثر اور قابلِ پیش گوئی بنا دیا ہے۔

کاروبار دوست ماحولیاتی نظام کو فروغ دینا

گزشتہ برسوں کے دوران ہندوستان نے زیادہ شفاف، مؤثر اور سہولت پر مبنی کاروباری ماحول کی تشکیل کے لیے وسیع پیمانے پر اصلاحات نافذ کی ہیں۔ ان اقدامات نے ضوابط کو آسان بنایا، ڈیجیٹل گورننس کو مضبوط کیا، منڈی تک

رسائی کو بہتر بنایا اور کاروباری زندگی کے پورے دورانیے میں تعمیل کے بوجھ کو کم کیا ہے۔

آج ہندوستان کا کاروبار کرنے میں آسانی (ای او ڈی بی) کا فریم ورک ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے، پالیسی اصلاحات اور اعتماد پر مبنی حکمرانی کے باہمی امتزاج کی عکاسی کرتا ہے۔ ان اصلاحات نے مجموعی طور پر سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مستحکم کیا ہے، صنعت کاری کو فروغ دیا ہے اور عالمی سطح پر ایک مسابقتی کاروباری منزل کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مزید مضبوط بنایا ہے۔

حوالہ جات

وزارت تجارت و صنعت

https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1781851&reg=3&lang=2

https://sansad.in/getFile/annex/270/AU3874_QoKsRW.pdf?source=pqars

https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2022/nov/doc20221123133801.pdf

https://www.dpiit.gov.in/ministry/about-us/details/Title=Ease-of-Doing-Business-(EODB)-ITMwETMtQWa

https://www.startupindia.gov.in/content/sih/en/about-startup-india-initiative.html

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2098452&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2227597&reg=6&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2201280&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2154136&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/Pressreleaseshare.aspx?PRID=1570586&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2090097&reg=3&lang=2

https://www.ondc.org/

https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2225805&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2168993&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2244401&reg=3&lang=1

https://www.trade.gov.in/pages/home

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2246226&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2034302&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2096786&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2204665&reg=1&lang=1

https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=160781&reg=3&lang=2

وزارتِ خارجہ

https://www.eoiparis.gov.in/page/ease-of-doing-business/

کارپوریٹ امور کی وزارت

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1656755&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/Pressreleaseshare.aspx?PRID=1604176&reg=3&lang=2

https://www.mca.gov.in/content/mca/global/en/ease-of-doing-business/features.html

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2099226&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1695473&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2226017&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1884181&reg=3&lang=2

مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی وزارت

https://dcmsme.gov.in/Buletin-I-Analysis-of-Udyam-Registration-Data.pdf

https://udyamregistration.gov.in/

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1847452&reg=3&lang=2

https://dashboard.msme.gov.in/

https://www.cgtmse.in/

دیہی ترقی کی وزارت

https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2068408&reg=3&lang=2

https://dolr.gov.in/programmes-schemes/dilrmp-2/

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2210412&reg=3&lang=2

https://dolr.gov.in/about-naksha/

https://ngdrs.gov.in/NGDRS_Website/

https://dilrmp.gov.in/

وزارتِ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی

https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2219415&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2040036&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/newsite/printrelease.aspx?relid=137373&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2041465

https://moef.gov.in/uploads/pdf-uploads/Nitin_Rev_4.pdf

بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2101760&reg=3&lang=2

https://nlpmarine.gov.in/landings/about-new

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2040640&reg=3&lang=1

وزارتِ خزانہ

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2119781&reg=3&lang=2

https://financialservices.gov.in/beta/sites/default/files/AnnualReport2015-16%20DFS.pdf

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2216047&reg=3&lang=2

https://www.incometaxindia.gov.in/faceless-scheme

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1643250&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1720352&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2257087&reg=3&lang=2

https://www.npci.org.in/product/upi/product-statistics

https://www.icegate.gov.in/services/statistics-reports

الیکٹرانکس اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی وزارت

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2094574&reg=3&lang=2

انسولوینسی اینڈ بینکروپسی بورڈ آف انڈیا

https://ibbi.gov.in/uploads/legalframwork/d36301a7973451881e00492419012542.pdf

https://ibbi.gov.in/webadmin/pdf/whatsnew/2018/Aug/The%20Insolvency%20and%20Bankruptcy%20Code%20%28Second%20Amendment%29%20Act%2C%202018_2018-08-18%2018%3A42%3A09.pdf

https://ibbi.gov.in/uploads/legalframwork/2026-04-07-115842-i5nsk-7ed69ef2a4d23a8b0d472cc0fcd55e79.pdf

پی آئی بی ہیڈ کوارٹر

https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=154772&ModuleId=3&reg=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/FactsheetDetails.aspx?Id=150475&reg=3&lang=2

https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2026/apr/doc20264884260l.pdf

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2236804&reg=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2223909&reg=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2232079&reg=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2254950&reg=3&lang=1

اقوامِ متحدہ

https://www.un-ilibrary.org/content/books/9789211067286/read

عالمی بینک

https://www.worldbank.org/en/programs/govtech/2020-gtmi

https://www.worldbank.org/en/programs/govtech/2022-gtmi

https://www.worldbank.org/en/data/interactive/2022/10/21/govtech-maturity-index-gtmi-data-dashboard

https://www.worldbank.org/en/data/interactive/2022/10/21/govtech-maturity-index-gtmi-data-dashboard

ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی)

https://rbidocs.rbi.org.in/rdocs/Bulletin/PDFs/01STATE220520269457A301B061437FB8F5C8A54F6E3BEE.PDF

دیگر

https://www.itic.org/advocacy/ease-of-doing-business

https://www.imd.org/entity-profile/india-wcr/#_factor_Business%20Efficiency

https://www.gstn.org.in/

https://ldb.co.in/ldb/reports

https://www.gst.gov.in/download/gststatistics

پی آئی بی ریسرچ

پی ڈی ایف فائل کے لیے یہاں کلک کریں۔

***